20036 ـ مرد و زن سے مختلط تفریحی مقام پر جانے میں خاوند کی اطاعت کا حکم

سوال

میرا خاوند گرمیوں میں اپنی چھوٹی دو بیٹیوں کے ساتھ تفریحی کیمپ کے لیے جانا چاہتا ہے، اور عام پر یہ کیمپ پانی کے قریب لگائے جاتے ہیں، اور یہ سمندری تفریح (مثلا موٹر بوٹ، اور پانی پر تیرنے) ننگے اور بے لباس کفار کے قریب ہوتی ہے، میں اس سوچ سے ہم آہنگ نہیں، اور مجھے اس سے راحت محسوس نہیں ہوتی، میرا خیال ہے کہ ایك مسلمان عورت کو اس طرح کے کام خاص کر لمبے لباس اور باپرد ہو کر اس میں شرکت نہیں کرنی چاہیے، اور نہ ہی میں چاہتی ہوں کہ میری بچیاں اس طرح کی زندگی کی عادی ہوں.
میں نے اپنے خاوند سے اپنے احساس کے متعق بات کی تو میری بات چیت کے بعد وہ مجھے نہیں لے کر جائیگا، بلکہ دونوں بچیوں کو لیکر وہ اکیلا ہی جائیگا، (لیکن میں اس کے مخالف ہوں) اس نے کوئی ایسی تفریح جس سے پورا گھر راضی ہو کرنے کی بجائےاس نے گھر میں تفریق اور جدائی کر کے رکھ دی ہے، میرے خیال میں وہ کفار پڑوسیوں سے تفریح کے لیے اچھی جگہ کے متعلق دریافت کریگا، اور مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی، تو کیا میں حق پر ہوں یا غلطی پر ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ایسی جگہوں پر جانا جہاں اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی ہوتی ہو، اور سیر و تفریح کرنے کے لیے اعلانیہ طور پر حرمت کی پامالی ہوتی ہو شرعی طور پر حرام امور میں شمار ہوتا ہے، اور جب عورت کو مردوں کے ساتھ میل جول اور اختلاط، اور مساجد (جو کہ زمین پر پاکیزہ ترین جگہ ہے) میں مردوں کے قریب ہونے سے روکا گیا ہے، تو ان جیسی جگہوں پر جہاں کفار موجود ہوں اور مختلف قسم کی معاصی اور گناہ و برائی کا ارتکاب کر رہے ہوں وہاں جانا کیسا ہو گا ؟

اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے مومن بندوں کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے، اور جب کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہوتا ہے تو وہ شرافت سے گزر جاتے ہیں الفرقان (72).

یعنی وہ وہ بری جگہوں، اور فسق و فجور والی مجالس میں حاضر نہیں ہوتی، جیسا کہ کئی ایك سلف سے یہ منقول

ہے.

دیکھیں: تفسیر ابن کثیر (6 / 130).

تو آپ اس طرح کے کیمپ اور تفریح میں جانے سے انکار کرنے میں حق پر ہیں جہاں اللہ تعالی کی نافرمانی و معصیت کا ارتکاب کیا جاتا ہے، کیونکہ اللہ تعالی کی نافرمانی میں مخلوق میں سے کسی کی بھی اطاعت نہیں کرنی چاہیے، اسی طرح آپ کے خاوند کو بھی ان جگہوں پر جانے سے اجتناب کرنا چاہیے.

سیر و تفریح کی بہت ساری جگہیں اور طریقے مباح ہیں جہاں جایا جا سکتا ہے، اور پھر اولاد آپ کی خاوند کی گردن میں امانت ہے، اور ان کی اچھی تربیت، اور ان کے دنیاوی اور دینی امور کی اصلاح کے متعلق جواب دہ ہے.

بلا شك و شبہ آپ کے خاوند کا انہیں اپنے ساتھ ان جگہوں پر لے کر جانا اولاد کو خراب کرنے اور ان کی فطرت کو گندہ کرنے، اور انہیں برائی سے مانوس کرنے کے عوامل میں شامل ہوتا ہے، تو جب ان کے نفس برائی سے مانوس ہو گئے تو اس کے بعد برائی کا ارتکاب ان کے لیے آسان ہو جائیگا، یا کم از کم وہ اسے برا نہیں سمجھینگے.

اس لیے اسے اس عظیم امانت کے متعلق اللہ کا تقوی اختیار کرنا چاہیے، اور وہ اس سے ڈرے کہ کہیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان میں نہ داخل ہو جائے:

" جس بندے کے ماتحت اللہ تعالی کچھ رعایا کر دے تو وہ اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ کرتے ہوئے مرا تو اللہ تعالی اس پر جنت حرام کر دیتا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (203).

اور آپ کو چاہیے کہ آپ بقدر استطاعت کوشش کریں کہ وہ بچیاں اپنے باپ کے ساتھ نہ جا سکیں، اگر وہ انہیں لے جانے پر مصر نہ ہو، اور اس کے ساتھ اسے اچھے طریقہ سے وعظ و نصیحت بھی کریں، اور اس معاملہ سے سختی سے کام مت لیں، امید ہے اللہ تعالی اس کے دل کو کھول دیگا، اور اسے اس کی راہنمائی کرتے ہوئے ہدایت نصیب کریگا.

اسی طرح ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو اپنی غیرت اور حرام کے ساتھ بغض رکھنے پر ثابت قدم رکھے، اور قولی اور عملی طور پر حق کا التزام کرنے میں آپ کی معاونت و نصرت فرمائے, آمین یا رب العالمین.

واللہ اعلم .